چکور اور کیوی کرکٹ: تاریخ کے آئینے میں

تحریر: سہیل احمد لون

پاکستان کرکٹ بورڈ نے نیوزی لینڈ کے دورے کے لیے ممتاز بلے باز بابر اعظم کو ٹیسٹ میچوں کے لیے بھی کپتان بنا دیا ہے اس سے قبل بابر اعظم ایک روزہ اور ٹی ٹونٹی کے کپتان تھے۔ 26 برس کے بابر اعظم پر تینوں فارمیٹس کی کپتانی کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، دیکھنا یہ ہے کہ کپتانی کا بوجھ ان کی اپنی کارکردگی پر اثر انداز تو نہیں ہوتا۔ سچن ٹنڈلکر جیسے ریکارڈ ساز بلے باز کپتانی کا بوجھ برداشت نہ کر سکے تھے، کپتان بننے کے بعد ان کی اپنی کارکردگی بہت متاثر ہونا شروع ہوئی تو انہوں نے کپتانی چھوڑ کر عام کھلاڑی کی حیثیت سے کھیلنے کو ترجیح دی۔ اس کے برعکس عمران خان اور مہندرا سنگھ دھونی کی کارکردگی کپتان بننے کے بعد زیادہ نکھر گئی۔ قومی کپتان بابر اعظم کی طرح نیوزی لینڈ کے کپتان کین ولیمسن (Kane Williamson) نیوزی لینڈ ٹیم کی تمام فارمیٹس میں کپتانی کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ بابر اعظم کی ایک روزہ بین الاقوامی میچوں اور T20s میں بیٹنگ اوسط پچاس سے زیادہ ہے جبکہ کیوی کپتان کی ٹیسٹ میں بیٹنگ اوسط پچاس سے زائد ہے۔ دھونی اور مصباح الحق کی طرح کین ولیم سن بھی آن دی فیلڈ بڑے ٹھنڈے مزاج کے ہیں اور میچ کتنا بھی سنسنی خیز کیوں نا ہو کیوی کپتان ہمیشہ مسکراتے دکھائی دیتے ہیں۔ پاکستان اور نیوزی لینڈ کے مابین اب تک 23 ٹیسٹ سیریز ہو چکی ہیں جن میں 13 سیریز پاکستان نے جیتیں، 6 سیریز برابر رہیں اور 4 سیریز کیویز نے اپنے نام کیں۔ مجموعی طور پر پاکستان اور نیوزی لینڈ کے مابین 58 ٹیسٹ میچز کھیلے گئے جن میں پاکستان نے 25 میں کامیابی حاصل کی اور 12 ٹیسٹ میچوں میں کیویز نے میدان مارا، 21 ٹیسٹ ڈرا ہوئے۔ اعداد و شمار کے اعتبار سے پاکستان کا پلہ بھاری ہے مگر دلچسپ پہلو یہ ہے کہ 2010/11 نیوزی لینڈ کے دورے میں پاکستان نے آخری مرتبہ ٹیسٹ سیریز جیتی۔ اس کے بعد چار سیریز کھیلی گئیں جن میں دو برابر اور دو میں کیویز نے کامیابی حاصل کی۔ یعنی گزشتہ ایک دہائی سے کیویز پاکستان سے کوئی سیریز نہیں ہارے۔ بابر اعظم کے لیے یہ سیریز اس لحاظ سے ایک بڑا چیلنج ہوگی کہ اس وقت کیویز ٹیم بہت مضبوط ہے جس کا ثبوت آئی سی سی کی موجودہ ٹیسٹ رینکنگ ہے جس میں کیویز کا دوسرا نمبر ہے، ایک روزہ بین الاقوامی رینکنگ میں کیویز کا تیسرا نمبر ہے۔ البتہ T20s میں پاکستان کی رینکنگ کیویز سے قدرے بہتر ہے۔ نیوزی لینڈ نے پہلی مرتبہ 1955/56 میں پاکستان کا دورہ کیا جس میں کپتان عبدالحفیظ کاردار نے تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز 0-2 سے اپنے نام کی۔ 1964/65 میں حنیف محمد کی قیادت میں پاکستان نے نیوزی لینڈ میں تین ٹیسٹ میچ کھیلے جس میں کسی میچ کا نتیجہ نہ نکل سکا اور سیریز 0-0 سے برابر رہی۔ 1965 میں جان ریڈ کی کپتانی میں کیویز نے پاکستان کا جوابی دورہ کیا جس میں حنیف محمد کی قیادت میں پاکستان نے تین میچوں کی سیریز 0-2 سے جیتی۔ 1969/70 میں گراہم ڈاؤلنگ کی قیادت میں نیوزی لینڈ نے پاکستان میں تین ٹیسٹ میچ کھیلے جس میں کپتان انتخاب عالم کی ٹیم کو لاہور ٹیسٹ میں شکست ہوئی، کراچی اور ڈھاکہ ٹیسٹ برابر رہے، یوں کیویز نے پہلی مرتبہ پاکستان کو پاکستان میں ٹیسٹ سیریز

میں 0-1 سے ہرایا۔اس کے بعد پاکستان نے لگاتار چار سیریز میں کیویز کو شکست دی۔ 1972/73 میں کپتان انتخاب عالم نے نیوزی لینڈ کو نیوزی لینڈ میں تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں 0-1 سے کامیابی حاصل کرکے اپنا بدلہ چکا دیا۔ 1976/77 میں گلین ٹرنر کی قیادت میں کیویز ٹیم نے پاکستان کا دورہ کیا، کپتان مشتاق محمد نے یہ سیریز 0-2 سے پاکستان کے نام کی۔ 1978/79 میں پاکستان نے مشتاق محمد کی قیادت میں نیوزی لینڈ کا دورہ کیا جہاں مارک برگیس کی قیادت میں کیویز کو ہوم گراونڈ میں لگاتار دوسری سیریز ہارنا پڑی، پاکستان نے سیریز 0-1 سے اپنے نام کی۔ 1984/85 میں جرمی کونی کی کپتانی میں کیویز نے پاکستان کا دورہ کیا، پاکستان کی قیادت ایثین بریڈ مین ظہیر عباس نے کی اور تین ٹیسٹ کی سیریز 0-2 سے جیت کر لگاتار چوتھی سیریز جیتنے کا ریکارڈ بنایا۔ 1985ء میں جاوید میاں داد کی قیادت میں پاکستان نے نیوزی لینڈ کا دورہ کیا، کیویز کپتان جیف ہاورتھ نے بالآخر سیریز ہارنے کا تسلسل توڑا، کیویز نے یہ تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز 0-2 سے اپنے نام کی اس سیریز میں وسیم اکرم کو ٹیسٹ کیپ بھی دی گئی۔ 1988/89 میں عمران خان کی قیادت میں پاکستان نے نیوزی لینڈ کا دورہ کیا کیویز ٹیم کی قیادت جان رائٹ نے کی، یہ سیریز 0-0 سے برابر رہی۔ 1990/91 میں مارٹن کرو کی قیادت میں کیویز پاکستان آئے جہاں جاوید میاں داد کی کپتانی میں پاکستان نے پہلی مرتبہ کیویز کو ٹیسٹ سیریز میں 0-3 سے وائٹ واش کیا۔ 1992/93 میں عالمی کپ جیتنے کے بعد جاوید میاں داد کی کپتانی میں پاکستان نے ایک ٹیسٹ میچ کی سیریز نیوزی لینڈ میں کھیلی جہاں کیوی کپتان ردرفورڈ کی ٹیم کو واحد ٹیسٹ ہرا کر سیریز اپنے نام کی۔ 1993/94 میں سلیم ملک کی کپتانی میں پاکستان نے کیویز کو ان کے ہوم گراونڈ میں تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز 1-2 سے جیتی، کیویز کی قیادت اس مرتبہ بھی ردرفورڈ کر رہے تھے۔ 1995/96 میں ایک ٹیسٹ میچ کی سیریز کھیلنے پاکستان وسیم اکرم کی قیادت میں نیوزی لینڈ گیا، کیوی کپتان وکٹ کیپر لی جرمون سے ٹیسٹ سیریز 0-1 سے جیتنے کے بعد پاکستان نے ایک مرتبہ پھر کیویز کے خلاف لگاتار چار ٹیسٹ سیریز جیتنے کا ریکارڈ بنا دیا۔ 1996/97 میں لی جرمون کی قیادت میں کیویز ٹیم نے پاکستان کا جوابی دورہ کیا جہاں سعید انور کی کپتانی میں دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز 1-1 سے برابر رہی۔ 2000/01 میں وکٹ کیپر معین خان کی کپتانی میں پاکستان نے نیوزی لینڈ کا دورہ کیا، تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز 1-1 سے برابر رہی۔ پہلا ٹیسٹ ہارنے اور دوسرا ڈرا کرنے کے بعد تیسرے ٹیسٹ میں پاکستان نے شاندار کم بیک کیا، آکلینڈ میں کھیلے جانے والے تیسرے اور آخری ٹیسٹ میں پاکستان نے چار کھلاڑیوں کو ٹیسٹ کیپ دی جس میں مصباح الحق، محمد سمیع، فیصل اقبال اور عمران فرحت شامل تھے۔ حیران کن طور پر چاروں کھلاڑیوں نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا اور محمد سمیع آٹھ وکٹیں لے کر مین آف دی میچ رہے۔ 2002ء میں سٹیفن فلیمنگ کی قیادت میں کیویز نے پاکستان کا دورہ کیا پہلا ٹیسٹ وقار یونس کی کپتانی میں پاکستان نے جیتا، دوسرے ٹیسٹ کے شروع ہونے سے چند گھنٹے قبل کراچی میں جہاں کیویز ٹیم ٹھہری تھی اس ہوٹل کے قریب بم بلاسٹ ہوا جس کے باعث دورہ ملتوی کر دیا گیا اور پاکستان نے یہ سیریز 0-1 سے جیتی۔ 2003/04 میں انضمام الحق کی کپتانی میں پاکستان نے نیوزی لینڈ کا دورہ کیا جہاں دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز پاکستان نے 0-1 سے جیتی۔ 2009/10 میں محمد یوسف کی قیادت میں پاکستان ٹیم نیوزی لینڈ گئی تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز 1-1 سے برابر رہی، کیویز ٹیم کے کپتان ڈینیل ویٹوری تھے۔ 2010/11 میں مصباح الحق کی کپتانی میں دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز

نیوزی لینڈ میں ہوئی، ڈینیل ویٹوری کیویز کپتان تھے اس سیریز میں پاکستان نے 0-1 سے کامیابی حاصل کی۔ 2014/15 میں عرب امارات میں مصباح الحق کی کپتانی میں تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز ہوئی، نیوزی لینڈ کے جارحانہ بلے باز برینڈن میکلم کپتان تھے یہ سیریز 1-1 سے برابر ہوئی۔ 2016/17 میں اظہر علی کی قیادت میں دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز کھیلنے نیوزی لینڈ گئی جہاں کیوی کپتان کین ولیم سن نے 0-2 سے ٹیسٹ سیریز جیت کر پہلی مرتبہ پاکستان کو وائٹ واش کیا۔ 2018/19 میں سرفراز احمد کی قیادت میں عرب امارات میں پاکستان کے نیوزی لینڈ سے تین ٹیسٹ میچوں پر مشتمل سیریز کھیلی جس میں کپتان کین ولیم سن نے لگاتار دوسری مرتبہ پاکستان سے ٹیسٹ سیریز جیتنے کا ریکارڈ بنایا یہ سیریز پاکستان 1-2 سے ہارا۔ اس کے علاوہ پاکستان نیوزی لینڈ کے مابین 107 ون ڈے میچز کھیلے جا چلے ہیں جن میں 55 پاکستان اور 48 کیویز نے جیتے، ایک ٹائی ہوا جبکہ تین میچوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ T20s میں پاکستان اور کیویز کے درمیان 21 میچز ہوئے جن میں پاکستان نے 13 جیتے اور 8 میچوں میں نیوزی لینڈ نے میدان مارلیا۔ عالمی کپ کے مقابلوں میں پاکستان اور کیویز اب تک 9 مرتبہ آمنے سامنے آئے ہیں جس میں پاکستان کا پلڑا 2-7 سے بھاری ہے۔ 1992 اور 1999 کے عالمی کپ میں پاکستان نے نیوزی لینڈ کو دو دو مرتبہ شکست دی۔ 1983,1996 اور 2019ء کے عالمی کپ میں بھی پاکستان جیتا جبکہ 1983 اور 2011ء کے عالمی کپ میں کیویز کو بھی ایک ایک مرتبہ کامیابی ملی۔ کپتان بابر اعظم کے لیے نیوزی لینڈ کا دورہ آسان نہیں ہوگا کیونکہ کیویز کی قیادت کین ولیمسن (Kane Williamson) کررہے ہیں اور انکی کپتانی میں پاکستان ابھی تک ٹیسٹ سیریز جیتنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ کین ولیم سن کی قیادت میں کیویز نے ٹیسٹ اور ایک روزہ بین الاقوامی میچوں میں رینکنگ بہتر اور مستحکم کی ہے اور عالمی کپ کے فائنل تک رسائی بھی حاصل کی تھی جہاں قسمت نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ پاکستان اور نیوزی لینڈ کے مابین ہونے والی آخری دونوں سیریز میں کیویز نے کامیابی حاصل کی ہے۔ بابر اعظم کے لیے فکر کی بات یہ ہے کہ دونوں مرتبہ کیویز ٹیم کی قیادت کین ولیم سن کررہے تھے۔ اگر کین ولیم سن یہ سیریز جیتنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو نیوزی لینڈ اور پاکستان کے مابین ہونے والی ٹیسٹ سیریز جیتنے کی ہیٹ ٹرک کرنے والے پہلے کپتان بن سکتے ہیں۔ تادم تحریر جاوید میاں داد اور کین ولیم سن پاکستان و نیوزی لینڈ کے درمیان کھیلے جانے والی ٹیسٹ سیریز کے کامیاب ترین کپتان ہیں، دونوں کپتانوں نے دو دو ٹیسٹ سیریز جیتی ہیں۔ جاوید میاں داد نے کیویز کے خلاف سب سے زیادہ رنز 1919 بھی 79.95 کی اوسط کے ساتھ بنا رکھے ہیں جن میں 7 سنچریاں اور 6 نصف سنچریاں شامل ہیں جن میں نیوزی لینڈ میں کھیلی جانے والی اننگز کے 271 رنز بھی شامل ہے۔ وکٹوں کے لحاظ سے وقار یونس 70 وکٹوں کے ساتھ سرفہرست ہیں اور وسیم اکرم 60 وکٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔ مارٹن کرو کے بعد کین ولیم سن ایسے کپتان ہیں جو سپن اور فاسٹ دونوں کو بڑی مہارت سے کھیلتے ہیں اور فرنٹ سے لیڈ کرکے ٹیم کا مورال بلند کرتے ہیں یہی وجہ ہے ان کی قیادت میں کیویز نے بہت سی فتوحات حاصل کیں۔ کیا بابر اعظم کین ولیمسن (Kane Williamson) کی فتوحات کیا آگے بند باندھنے میں کامیاب ہوسکیں گے؟

تحریر: سہیل احمد لون
سربٹن۔سرے
sohailloun@gmail.com